اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مع تخریج و تسہیل
مُسَمّٰی بنامِ تاریخی الملفوظ
معروف بہ
رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت
مکمل 4 حصے
محمد مصطفےٰ رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

دے دیا تو جو مانگے پائے گا۔''اس نے بہت کوشش کی لیکن حضرت عالمگیر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے جب دیکھا پہچان لیا۔ آخر مُدَّتِ مَدِیْد (یعنی طویل عرصے) کا بُھلاوا دے کر صوفی زاہد عابد بن کر ایک پہاڑ کی کُھو میں جا بیٹھا۔ رات دن عبادتِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) میں مشغول رہتا۔ پہلے دہاتیوں کا ہجوم ہوا، پھر شہریوں، پھر اُمرا، وُزَرا سب آتے اور یہ کسی طرف اِلتفات (یعنی توجہ) نہ کرتا۔ شُدَہ شُدَہ (یعنی آہستہ آہستہ) بادشاہ تک خبر پہنچی۔ سلطان کو اہل اللہ سے خاص محبت تھی، خود تشریف لے گئے۔ بہروپیے نے دُور سے دیکھا کہ بادشاہ کی سواری آرہی ہے، گردن جھکالی اور مراقبہ میں مشغول ہوگیا۔ سلطان منتظر رہے۔ دیر کے بعد نظر اٹھائی اور بیٹھنے کا اشارہ کیا، سلطان مؤدّب بیٹھ گیا۔ اُن کا مؤدّب بیٹھنا تھا کہ بہروپیا اٹھا اور جھک کر سلام کیا کہ جہاں پناہ! میں فلاں بہروپیا ہوں۔ بادشاہ خَجِل (یعنی شرمندہ) ہوئے اور فرمایا: ''واقعی اِس بار میں نے نہ پہچانا۔ اب مانگ جو مانگتا ہے۔'' اُس نے کہا: ''اب میں آپ سے کیا مانگوں! میں نے اُس (یعنی ربّ عَزَّوَجَلَّ) کا نام جھوٹے طور پر لیا، اُس کا تو یہ اثر ہوا کہ آپ جیسا جلیلُ القدر بادشاہ میرے دروازے پر باادب حاضر ہوا۔ اب سچے طور پر اس کا نام لے دیکھوں۔'' یہ کہا اور کپڑے پھاڑ کر جنگل کو چلا گیا۔

کیا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد ہیں؟

عرض: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد ہیں؟[1]

ارشاد: ہاں! مگر شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ اُنہیں اِجتہاد کی اجازت نہ ہوگی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تَلَقِّی جملہ احکام کریں گے (یعنی تمام احکام حاصل کریں گے) اور ان پر عمل فرمائیں گے۔

(ملخصاً الفتوحات المکیۃ،الباب السادس والستون وثلثمائۃ......الخ،ج٦،ص٧٧)

امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کس طریقے پر پڑھیں گے؟

عرض: نماز کس طریقے پر پڑھیں گے؟

---

[1]: مجتہد کسے کہتے ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کا رسالہ ''الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی'' فتاوٰی رضویہ جلد 27 صفحہ 61 پر ملاحظہ کیجئے۔

ارشاد : طریقۂ حنفیہ کے مطابق نہ یوں کہ مُقلِّدِ حنفی ہوں گے بلکہ یوں کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح فرمائیں گے، اس دن کُھل جائے گا کہ **اللہ** ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو سب سے زیادہ پسند مذہبِ حنفی ہے۔ اگر وہ مجتہد ہیں تو جملہ (یعنی سب) مسائل میں اُن کا اجتہاد ورنہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مطابقِ مذہبِ امامِ اعظم ہوگا۔

ایک غلط فھمی کا ازالہ اور مذھب حنفی کی کاملیت

اِسی خیال سے بعض اَکابر کے قلم سے نکلا کہ وہ حنفی المذہب ہوں گے بلکہ یہی لفظ مَعَاذَ اللّٰہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت صادر ہوگیا حاشا کہ نبیُ اللّٰہ کسی امام کی تقلید فرمائے بلکہ وہی ہے کہ ان کے عمل مطابقِ عملِ مذہبِ حنفی ہوں گے جس سے مذہبِ حنفی کی سب سے کامل ترتَصوِیب (یعنی درستی) ثابت ہوگی۔ غرض اُن کے زمانے میں تمام مذاہب منقطع ہوجائیں گے اور صرف مسائلِ مذہبِ حنفی باقی رہیں گے ولہٰذا اَکابر ائمۂ کشف نے فرمایا ہے کہ ''چشمۂ شریعتِ کبریٰ سے بہت نہریں نکلیں اور تھوڑی تھوڑی دُور جا کر خشک ہوگئیں مگر مذاہبِ اَربعہ (یعنی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ) کی چاروں نہریں جوش وآب وتاب کے ساتھ بہت دُور تک بہیں، آخر میں جا کر وہ تین نہریں بھی تھم گئیں اور صرف مذہبِ حنفی کی نہر اخیر تک جاری رہی۔'' یہ کشف اکابر ائمۂ شافعیہ کا بیان ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مؤذِّن کا اذان کہنے کے بعد مسجد سے باہر جانا کیسا؟

عرض : مؤذِّن اذان کہنے کے بعد باہر مسجد کے جاسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد : اگر کوئی ضرورت درپیش ہو اور جماعت میں دیر ہو تو حرج نہیں ورنہ بلاضرورت اِجازت نہیں اور مؤذِّن ہی نہیں ہر اس شخص کے لیے یہی حکم ہے جس نے ابھی اُس وقت کی نماز نہ پڑھی جس کی یہ اذان ہوئی اور اذان ہونے ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ مراد دخولِ وقت (یعنی وقت کا شروع ہونا) ہے۔ جو مسجد میں ہو اور کسی نماز کا وقت شروع ہوجائے اور یہ دوسری مسجد کا مقیمِ جماعت (یعنی جماعت قائم کرنے والا) نہ ہو اُسے بغیر نماز پڑھے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں مگر یہ کہ کسی حاجت سے نکلے اور قبلِ جماعت واپسی کا اِرادہ رکھے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ......الخ، ج۲، ص۶۱۲) ورنہ حدیث میں فرمایا ''وہ منافق ہے۔'' (کنزالعمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، حدیث ۲۱۰۲۴، ج۷، ص۲۸۹)